سلفی دہشت گردی کے اعمال سے بری ہیں

شیخ احمد بن یحییٰ النجمی رحمہ اللہ

(ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد)

www.ahlulathar.net

الحمد لله و الصلاة و السلام على رسول الله و على آله و صحبه و بعد...

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے بھلے ہی مشرکین اسے ناپسند کریں۔ اور یقیناً اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت اللہ کی شریعت کا عملی ترجمہ ہے جس کی اتباع کا حکم اللہ نے اپنے اس قول میں فرمایا ہے:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ ۞إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئاً وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ﴾

(پھر ہم نے آپ ﷺ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔ یہ لوگ ہر گز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے اور ظالم لوگ تو آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا رفیق اللہ تعالیٰ ہے)۔ (سورۃ الجاثیۃ: ۱۸،۱۹)

نبی ﷺ دھوکہ دینے اور خیانت کرنے سے منع فرماتے تھے اور سچائی، پاکدامنی اور امانت (کی حفاظت) کا حکم دیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کسی لشکر پر کسی کو امیر بنا کر بھیجتے تو اسے خاص کر اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہیں انہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور خیر کی وصیت کرتے۔ پھر آپ ﷺ فرماتے: **اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ ، اغْزُوا ، وَلا تَغُلُّوا ، وَلا تَغْدِرُوا ، وَلا تَمْثُلُوا ، وَلا تَقْتُلُوا وَلِيدًا** (اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو، غزوہ کرو اور خیانت مت کرو، اور دھوکہ نہ دو، اور مثلہ نہ کرو، اور نہ ہی بچے کو قتل کرو)۔ (مسلم: ۴۴۹۷)

اور طبرانی (المعجم الصغیر: ۳۴۰) کی روایت میں ہے: ولا تجبنوا، ولا تقتلوا ولیدا، ولا امرأة، ولا شیخا کبیرا (اور نہ بزدل ہو اور نہ بچے کو قتل کرو اور نہ ہی کسی عورت کو یا بوڑھے شخص کو قتل کرو)۔

تو رسول اللہ ﷺ نے دھوکہ دینے اور خیانت کرنے کو حرام قرار دیا ہے جسے آج کل دہشت گرد استعمال کرتے ہیں۔ نیز عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا حرام کیا ہے جو نہ لڑنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی لڑتے ہیں۔ انہیں قتل کرنے اور فساد مچانے کو حرام کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾

(اور دنیا میں اس کی درستگی کے بعد فساد مت پھیلاو اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امید وار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے)۔ (سورۃ الاعراف: ۵۶)

تو اللہ نے اس بات کی خبر دی کہ وہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے دیتا ہے۔

اور اسی (نبوی) طریقے پر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) چلے۔ جب بھی وہ کسی کفار قوم پر آتے تو سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دیتے۔ اگر وہ (کفار) جو اہلِ کتاب میں سے ہوتے اس کا انکار کرتے، تو وہ انہیں جزیہ دینے کو کہتے ،اور اگر وہ اس کا بھی انکار کر دیتے تب وہ ان سے جنگ کا اعلان کرتے اور ان کو خبر دیتے کہ وہ ان سے جنگ کرنے والے ہیں اور پھر ان سے جنگ کرتے اعلان کرنے کے بعد۔ مگر اگر کفار بت پرست ہوتے تو وہ انہیں اختیار دیتے اسلام میں داخل ہونے یا جنگ کرنے میں اور ان سے جنگ اعلان کے بعد کرتے۔

مگر آج کل دہشت گرد خود کش پٹی (سوئیسائڈ بیلٹ) پہن کر یا گاڑیوں میں دھماکہ خیز چیزیں رکھ کر جب لوگوں کے بیچ پہنچتے ہیں تو خود کو یا گاڑی کو دھماکے سے اڑا دیتے ہیں۔ ان کا یہ عمل خیانت پر مبنی ہے اور اسلام ان جیسی چیزوں سے کافی دور (اور بری) ہے اور کبھی اس کو صحیح نہیں مانتا۔

آج کل بریطانیہ میں یااور جگہوں پر جو خود کش حملے ہو رہے ہیں اس کا پورا طریقہ کار تکفیری خوارج کا رچا ہوا ہے جن کی مذمت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس قول سے کی تھی جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

يأتي في آخرِ الزمانِ قومٌ ، حُدَثاءُ الأسنانِ ، سُفَهاءُ الأحلامِ ، يقولونَ مِن خيرِقولِ البريةِ ، يمرُقونَ منَ الإسلامِ كما يمرُقُ السهمُ منَ الرميةِ ، لا يُجاوِزُ إيمانُهُمحناجرَهم ، فأينَما لَقيتُموهم فاقتُلوهم ، فإ نَّ قتلَهم أجرٌ لِمَن قتَلهم يومَ القيامةِ

(آخر زمانے میں ایسے لوگ آئینگے جو کم عمر اور کم عقل ہونگے، یہ لوگ بہترین قول بہترین خلق کا (یعنی پیغمبر کا) پڑھیں گے (یا ایسا کلام پڑھیں گے جو تمام خلق کے کلام سے افضل ہے: یعنی حدیث اور آیات پڑھیں گے) لیکن وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے۔ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انہیں جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن اس شخص کے لئے باعث اجر ہو گا جو انہیں قتل کرے گا۔(بخاری:۵۰۵۷،ابو داؤد:۴۷۶۷)۔

اور نبی ﷺ سے صحیح سند سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

شرُّ قَتلى تحتَ أديمِ السَّماءِ(بدترین مارے گئے لوگ آسمان کے نیچے)(ترمذی:۳۰۰۰،امام البانی نے حسن صحیح قرار دیا ہے)۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:**خَيْرُ قَتْلَى مَن قَتَلُوهُ** (اور بہترین مقتول وہ ہیں جو ان کے (یعنی ان خوارج کے ہاتھ سے) مارے گئے۔(ترمذی:۳۰۰۰،امام البانی نے حسن صحیح قرار دیا ہے)۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:**طوبى لمن قتلهم أو قتلوه** (بشارت ہے اس کے لئے جو انہیں قتل کرے یا جسے وہ قتل کریں)(ابو داؤد:۴۷۶۵)۔اور آپ ﷺ نے فرمایا:**أينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن في قتلهم أجرا عند الله** (تم جہاں کہیں بھی ان سے ملو انہیں قتل کر دو کیونکہ ان کو قتل کرنے میں اللہ کے یہاں اجر ہے)(بخاری:۳۶۱۱)

اور آپ ﷺ نے ان (خوارج) کے بارے میں فرمایا:**كلاب النار** (جہنم کے کتے ہیں)(ترمذی:۳۰۰۰)۔

اورآپ ﷺ نے فرمایا: **لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد** (اگرمیں نے انہیں پالیاتو میں انہیں (قوم) عاد جیسا قتل کردونگا) (بخاری: ۷۴۳۲) اورایک روایت میں ثمود جیسا قتل کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم: ۱۰۶۴)

اورآپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا:

أما إنه ستمرق مارقة يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية ثم لا يعودون إليه حتى يرجع السهم على فوقه (یہ عنقریب دین سے ایسے نکل نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ اس میں نہ لوٹینگے یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ (سوفار) پر نہ لوٹ آئے) (بخاری: ۷۵۶۲)

مرق کا معنی ہے دوسری طرف سے نکل جانا (پار ہو جانا)، اور خوارج دین سے نکل جاتے ہیں۔ یعنی اس طرح نکلتے ہیں کہ دین سے ان میں کوئی چیز نہیں لگی رہتی۔ اس سے پتا چلتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اسلام ان جیسی بدعقلیوں سے بری ہے بلکہ وہ ایسا کام کرنے والوں کی سخت مذمت کرتا ہے اور ان کے افعال کا انکار کرتا ہے۔ اور جو لوگ سلفیوں پر تہمت لگاتے ہیں، (وہ سلفی) جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کی پیروی صحابہ کرام کے طریقے سے کرتے ہیں، ان پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ انہوں نے بریطانیہ اور دوسری جگہوں پر بم دھماکے کئے جس سے لوگوں کی جانیں چلی گئیں اور مال کی بربادی ہوئی اور خون ریزی ہوئی اور لوگوں کو اس سے ڈرایا گیا اور کسی ملک کے خلاف خروج کیا گیا تو جو لوگ سلفیوں پر اس کی تہمت لگاتے ہیں وہ خود ان جیسے برے کاموں میں ملوث ہوتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کا الزام دوسروں پر چسپاں کردیں۔ یہ لوگ (دہشت گرد) تنظیم القاعدۃ والے ہیں جو اسامہ بن لادن، المسعری، سعد الفقیہ اور ان جیسوں کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ایسے مفکرین جیسے سید قطب اور ان کے ساتھیوں کی کتابوں سے غلط تربیت حاصل کی ہے جنہوں نے امتِ محمد ﷺ کی ناحق تکفیر کی، بلکہ گناہوں پر تکفیر کی اور گناہوں سے تو کوئی بچا ہوا نہیں ہے۔ اور حقیقت میں یہ جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کی تکفیر کریں سوائے ان کے جن کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تکفیر کی جیسے مشرکین جنہوں نے شرک اکبر کا ارتکاب کیا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

(یقیناآپ کی طرف اورآپ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگرآپ نے (بھی) شرک کیاتوبلا شبہ آپ کا عمل ضائع ہو جائے گااورآپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے)۔(سورۃالزمر:٦٥)۔

اوراللہ کافرمان ہے: ﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ لا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾

(جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے گا جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں تواس کا حساب اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔بیشک کافرلوگ نجات سے محروم ہیں)۔(سورۃالمؤمنون:١١٧)

اوراللہ کافرمان ہے:﴿فَلا تَدْعُ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴾

پس تواللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا کے قابل بن جائے)(سورۃالشعراء:٢١٣)

اوراللہ کافرمان ہے:﴿يَا بَنِي إِسْرائيلَ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾

(اے بنی اسرائیل !اللہ ہی کی عبادت کروجو میرااور تمہارارب ہے،یقیناجو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتاہے،اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی ہے اوراس کاٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا)۔(سورۃ المائدۃ:٧٢)یہ حقیقت ہے اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سے نکلے،اور جو اس کا مخالف ہوگا تکفیریوں میں سے جو تکفیر کرتے ہیں صوم وصلاۃ کے پابند موحدین کی تووہ باطل پرست اور جھوٹ (باطل) کی طرف بلانے والا ہے۔یہ حقیقت ہے جس میں نہ شک کرناجائز ہے اور نہ ہی اس سے کجی اختیار کرنا،اور توفیق تواللہ ہی دینے والا ہے۔

و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين.

یہ رسالہ شیخ احمد بن یحیٰ النجمی رحمہ اللہ کارسالہ بعنوان: السلفيون بريئون من الأعمال الإرهابية کااردو ترجمہ ہے۔